البقرۃ: 46 [تالیف: بنت عبد الشکور]

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(جو لوگ اِس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ضرور ملنے والے ہیں اور یہ کہ بے شک وہ اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔)

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُوا رَبِّهِمْ (جو لوگ اِس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ضرور ملنے والے ہیں)

يَظُنُّونَ (ظن) ← یقین، شک

علماء نے اِس کے بارے میں کئی باتیں بتائی ہیں کہ اِس کا معنی کب یقین ہوگا اور کب شک ہوگا۔ لیکن سیاق وسباق (context) سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کیا معنی ہوگا۔

اِس آیت کا تعلق بھی پچھلی آیت سے ہے۔ اِس آیت میں الْخَاشِعِينَ (عاجزی کرنے والے / اللہ سے ڈرنے والوں) جن پر نماز یا صبر و نماز سے مدد لینا بھاری نہیں، اُن کی صفات بیان کی جا رہی ہے کہ انھیں یقین ہوتا ہے کہ آخرت میں وہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

:پچھلی آیت (45) میں الصَّلوٰۃ (نماز) کی بات تھی۔ نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کی روزانہ یاد دہانی اور آخرت میں اُس کے سامنے حاضر ہونے کی تیاری ہے۔
نماز میں جب ہم کھڑے ہوتے ہیں تب ہم نہ کسی سے بات کرتے ہیں، نہ کسی کی مدد کرتے ہیں، نہ اپنی جگہ سے ہٹتے ہیں بلکہ ایک جگہ ہی جم جاتے ہیں اور نماز میں نہ ہی ہم ادھر ادھر دیکھتے ہیں۔ یہ قیامت کے دن کی یاد دہانی ہے۔ بہرحال۔
مومن بندہ جانتا ہے کہ یہ دنیا عارضی اور آزمائش کا میدان ہے، جبکہ حقیقی اور ہمیشہ کی زندگی آخرت کی ہے، جہاں اُسے اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اسی یقین کی بنا پر وہ اپنے ہر قول، ہر عمل اور ہر معاملے کا محاسبہ کرتا ہے اور اپنی پوری زندگی اس عظیم ملاقات کی تیاری میں گزارتا ہے، تاکہ وہ اپنے رب کے سامنے اس حال میں حاضر ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو۔ مومن بندے کو اللہ سے ملاقات کا شوق ہوتا ہے۔

اللہ سے ملاقات کی خواہش رکھنے والوں کے لیے خوشخبری:

بخاری: ۔رسولؐ نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اُس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اُس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"
عائشہؓ یا آپؐ کی کسی دوسری زوجہ نے عرض کیا: "ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں۔"
آپؐ نے فرمایا: "بات یہ نہیں ہے، بلکہ جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اُسے اللہ کی رضا، خوشنودی اور عزت و اکرام کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اُس وقت اس کے سامنے جو کچھ آنے والا ہوتا ہے، وہ اُسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اُسے اللہ کے عذاب اور سزا کی خبر دی جاتی ہے۔ اُس وقت اُس کے سامنے جو کچھ آنے والا ہوتا ہے، وہ اسے ہر چیز سے زیادہ ناپسند ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اور اللہ بھی اُس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"

اِس حدیث سے معلوم ہوا: ① مومن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی مومن بندے سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب انسان قرآن اور سنت کے مطابق زندگی گزارے۔ جو انسان بے عمل ہے اُس کو اللہ سے محبت نہیں، اگر محبت ہوتی اور ملنے کی چاہت ہوتی تو با عمل ہوتا۔
② فوت ہونے والے نیک آدمی کو فرشتے خوشخبری دیتے ہیں چنانچہ اُسے اللہ کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ نے اپنے پیارے بندوں کے لئے تیار کی ہیں۔
③ فوت ہونے والے بُرے آدمی کو فرشتوں کی خوفناک کیفیت سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے۔ پھر فرشتے بھی اُسے یہی خبر دیتے ہیں تو اُسے مزید یقین ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اُس کو مرنے سے خوف آتا ہے اور وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا۔

بہترین انجام یہ ہے کہ موت کے وقت انسان کے دل میں اللہ سے ملنے کا شوق ہو اور دنیا چھوڑنے کا غم نہ ہو۔

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (اور یہ کہ بے شک وہ اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔)

عاجزی کرنے والوں کو اللہ سے ملاقات اور اُسی کی طرف لوٹنے کا یقین ہوتا ہے۔
آخرت اور جزا پر یقین کی وجہ سے اُن کے لیے نیکیاں کرنا، بُرائیوں سے رُکنا، مشکلات کے وقت صبر و نماز سے مدد لینا آسان ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے نماز کی ادائیگی مشکل نہیں ہوا کرتی بلکہ اُن کی کوئی نماز چھوٹ جائے یا نماز میں دیری ہو جائے تو اُن پر بہت بھاری گزرتی ہے۔ جب تک وہ نماز ادا نہ کرے، انھیں چین نہیں آتا۔ اُن کے لیے نماز مصیبت نہیں لگتی۔ وہ تو صرف فرائض اور سنت ہی نہیں بلکہ نفلی نمازیں بھی ادا کرتے رہتے ہیں کیونکہ انھیں آخرت میں اپنے رب کی طرف لوٹنے اور جزا پانے کا یقین ہوتا ہے، وہ اپنے رب سے ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ اِس لیے وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ سے ملاقات کو بھول جانے والوں کا انجام:

مسلم: ۔صحابہ کرامؓ نے رسولؐ سے پوچھا: "اے اللہ کے رسولؐ! قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟" آپؐ نے فرمایا: "کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں، تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟" انھوں [صحابہ کرامؓ] نے کہا: "نہیں۔" آپؐ نے فرمایا: "چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟" انھوں [صحابہ کرامؓ] نے کہا: "نہیں۔" آپؐ نے فرمایا: "مجھے اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں اُس سے زیادہ زحمت نہیں ہوگی جتنی زحمت تمہیں اِن دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔" آپؐ نے فرمایا: "وہ [رب] بندے سے ملاقات فرمائے گا تو کہے گا: 'اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہ دی تھی، تمہیں سردار نہ بنایا تھا، تمہاری شادی نہ کرائی تھی، گھوڑے اور اونٹ تمہارے اختیار میں نہ دیے تھے اور تمہیں اِس حال میں نہیں چھوڑا کہ تم سرداری کرتے رہے اور راحت و آرام سے زندگی گزارتے رہے؟' وہ کہے گا: 'کیوں نہیں، ضرور [یہ سب نعمتیں آپ ہی نے عطا کیں]۔' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: 'کیا تم نے یہ یقین نہیں کیا تھا کہ ایک دن تم مجھ سے ملاقات کرو گے؟' وہ کہے گا: 'نہیں۔' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: 'تو پھر آج میں بھی تمہیں اسی طرح بھلا رہا ہوں جیسے تم نے دنیا میں مجھے [یعنی میری ملاقات، میرے حکم اور آخرت کو] بھلا دیا تھا۔'"

یاد رہے! اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقتاً بھول جاتے ہیں، کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
مریم: 64 ← وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (اور آپ کا رب کبھی بھولنے والا نہیں ہے۔)
لہٰذا اِس حدیث میں فَإِنِّي أَنسَاكَ (تو [آج] میں بھی تمہیں بھلا رہا ہوں) سے مراد حقیقی بھول جانا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ:
1> اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت سے محروم کر دیں گے۔
2> اللہ تعالیٰ انھیں اُن کے اپنے اعمال کے انجام کے حوالے کر دیں گے۔
3> اللہ تعالیٰ انھیں نظر انداز کر دیں گے، کیونکہ انھوں نے دنیا میں اللہ کی اطاعت، اُس کی یاد اور آخرت کی تیاری کو نظر انداز کیا تھا۔
یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عدل کے مطابق بدلہ ہے، نہ کہ اِس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ واقعی بھول جاتے ہیں۔

سبق:-

1> جو لوگ آج اللہ کی ملاقات کے لیے نماز میں کھڑے نہیں ہوتے انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ کل قیامت کے میدان میں اللہ کی ملاقات کے لیے اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے۔
2> موت کو یاد کر کے خشوع پیدا کرو، پھر خود بخود نماز کا پڑھنا آسان ہو جائے گا۔
3> جس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا یقین ہوگا، وہ اپنی زندگی اسی یقین کے مطابق گزارے گا اور جو اس ملاقات کو بھلا دے گا، وہ قیامت کے دن نقصان اٹھائے گا۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)